اس حصّے میں بہت سی تصویریں ریت کی رگڑ سے اتنی گھِس چکی ہیں کہ ڈیجیٹل ایڈیٹنگ کے باوجود اتنی غیر واضح ہیں کہ ان کی کوئی تصویر دینا ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے اس جلد میں کندہ کاریوں کے ایک چوتھائی سے زیادہ حصہ کی کوئی تصویر نہیں دی گئی۔ معلومات کے مطابق ان میں زیادہ تصویریں ایسی ہیں جو یا تو بہت سادہ ہیں یا نہایت لاپرواہی سے کندہ کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی ایسی تصاویر بھی ہیں جن کے صرف نشانات ہی ملتے ہیں اور ان کی دستاویز کاری کرنا بالکل ناممکن تھا۔

تھلپن کی کندہ کاریوں کے سلسلہ کی پہلی طبع شدہ جلد (MANP 6) کے مقابلے میں اس مقام پر غالبًا زیادہ تر مقامی لوگوں کے ہاتھوں کندہ کردہ تصاویر میں مقامی کردار دکھائی دیتے ہیں۔ لالیش نام کے علاقے میں آج کل تھلپن کے رہائشی مکانات اور کھیت ہیں اور اس سے یہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پہلے زمانے میں بھی صورت حال ایسی ہی ہوگی۔ اسی لیے اس جلد میں بہت سی کیپرائن کی تصاویر (تقریباً 340 تصاویر جن میں سے تقریباً 80 اپنے مخصوص سینگوں کی بنا پر مارخور کے طور پر قابلِ شناخت ہیں)، نسبتاً کافی زیادہ (تقریباً 200 سے زیادہ) انسانوں (شکاریوں یا جنگجوؤں) کی تصاویر اور قرصوں کی (تقریباً 180) تصاویر شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر شکار کے مناظر کی متعدد تصاویر ملتی ہیں۔ بہت سی "منکالا کھیل" کی بساط کی تصویریں، چند شکاری پرندوں کی تصویریں، سینگوں کی تصویریں (جو دوسرے منقش سلسلوں میں یا تو سرے سے غائب ہیں یا بہت کم کندہ کی گئی ہیں) مقامی لوگوں سے منسوب کی جاسکتی ہیں۔ مزید برآں ترشول اور کلہاڑوں کی نسبتاً بڑی تعداد میں تصویریں بھی قابلِ توجہ ہیں۔

کچھ تصویریں جانوروں کے انداز کی ہیں۔ صرف ایک تصویر ھخامنشی انداز کی تصاویر کی نقل ہوسکتی ہے۔ اس سلسلہ میں دو نہایت عمدہ اور غیر معمولی لنگم کی دو تصویریں (310:1 اور 322:4) ہیں جن کے ساتھ ان سے مطابقت رکھتی انتسابی تحریر (310:2, 322:5) "مہیشورا کا لنگ" کھُدی ہے۔ اسی طرح ایک اور غیر معمولی لیکن ناقابلِ فہم تصویر (369:9) ایک ہرن کی ہے۔ بالکل سادگی سے کندہ کردہ غالبًا ایک چھپکلی (446:17)، ایک بچھو (308:1)، ایک کنکھجورے (445:4) کی تصویر اس سلسلہ پائی جانے والی عام تصویروں سے مختلف ہیں۔
اسی طرح ماقبل تاریخ کی تصاویر بھی نسبتاً بڑی تعداد میں ہیں جن میں سے زیادہ تعداد ہاتھ اور پاؤں کے نشانات کی تصاویر کی ہے۔

پچھلے سالوں میں لالیش کے علاقے میں پتھروں پر کندہ بہت زیادہ تصاویر اور کئی پتھر رہائشی مکانوں کی تعمیر کی نذر ہوگئے۔ اس دوران ہوسکتا ہے کہ کئی پتھر اڑتی ہوئی ریت کے نیچے دب گئے ہوں۔ اس بنا پر اس مقام پر آج کی زمین کی سطح کی گہرائی کو یقینی نہیں کہا جاسکتا۔ اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا پڑے گا کہ 1841 کے سیلاب جیسا شدید سیلاب جس میں پانی دریائے سندھ کے کناروں سے باہر نکل پڑا تھا، تھلپن کے اس حصّے سے بھی کئی چھوٹے پتھروں کو ساتھ بہا لے گیا ہوگا۔
تھلپن کے منقش سلسلہ کے اس حصہ کی کندہ کاریوں کا مفصّل تجزیہ بھی بہرحال تقابلی جائزہ کی جلد میں شامل کیا جائے گا۔

UNIVERSITÄTS-
BIBLIOTHEK
HEIDELBERG
http://digi.hadw-bw.de/view/manp8/0442
© Heidelberger Akademie der Wissenschaften
HEIDELBERGER AKADEMIE
DER WISSENSCHAFTEN